السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے قراءت کے سلسلہ میں علماء کی رائیں مختلف ہیں اس سلسلہ میں صحیح کیا ہے ؟ اور کیا مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے ؟ اور اگر امام اپنی قراءت کے دوران سکتوں کا اہتمام نہ کرے تو پھر مقتدی سورۃ فاتحہ کب پڑھے گا ؟ اور کیا امام کے لیے سورہ فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد سکتہ کرنا مشروع ہے تاکہ مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لیں ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

درست بات یہ ہے کہ مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں خواہ سری ہوں یا جہری سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث عام ہے ۔

"جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ۔" (متفق علیہ)

اور وہ حدیث بھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے دریافت فرمایا:

"شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرآءت کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا:

ہاں آپ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ۔" (مسند احمد بسند صحیح)

مشروع یہ ہے کہ مقتدی سورۃ فاتحہ کو امام کی قرآءت کے دوران سکتوں میں پڑھے اگر امام کی قرآءت میں سکتوں کا اہتمام نہ ہو تو امام کی قرآءت کے دوران ہی پڑھ لے ۔ پھر خاموش ہو جائے ۔

رہیں وہ دلیلیں جن سے امام کی قرآءت کے وقت خاموش رہنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے تو ان کے عموم سے سورۃ فاتحہ کا حکم مستثنیٰ ہے لیکن اگر کوئی مقتدی بھول کر یا لاعلمی سے یا غیر واجب سمجھ کر اسے چھوڑ دے تو جمہور اہل علم کے نزدیک اس کے لیے امام کی قرآءت کافی ہوگی اور نماز صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر کوئی شخص بحالت رکوع جماعت میں شامل ہو تو اس کی یہ رکعت پوری ہو جائے گی اور سورۃ فاتحہ کی قرآءت کا وجوب اس سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس نے قرآءت کا وقت نہیں پایا ۔ جیسا کہ ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے اتنے میں یہ آئے اور صف تک پہنچنے سے پہلے ہی انھوں نے رکوع کر لیا ۔ پھر صف میں شامل ہوئے آپ نے سلام پھیرنے کے بعد انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تمھارے شوق کو زیادہ کرے مگر آئندہ ایسا نہیں کرنا ۔" (صحیح بخاری)

اس واقعہ میں آپ نے انہیں صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع میں جانے پر تنبیہ فرمائی مگر اس رکعت کی قضا کا حکم نہیں دیا ۔

مذکورہ بالا روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو اسے صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے صبر و اطمینان کے ساتھ صف میں شامل ہونا چاہیے اگرچہ رکوع فوت ہو جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جب نماز کے لیے آؤ تو سکون و وقار کے ساتھ چل کر آؤ جو ملے پڑھ لو ۔ اور جو چھوٹ جائے اسے پوری کر لو ۔" (متفق علیہ)

رہی یہ حدیث کہ "جس کے لیے امام ہو تو امام کی قرآءت اس کی قرآءت ہے ۔" تو یہ اہل علم کے نزدیک ضعیف اور ناقابل حج ہے اور اگر صحیح بھی مان لیں تو سورۃ فاتحہ کی قرآءت اس سے مستثنیٰ ہوگی تاکہ حدیثوں کے درمیان تطبیق ہو جائے ۔

رہا امام کا سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے بعد مقتدیوں کے لیے سکتہ کرنا تو میرے علم کے مطابق اس سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ان شاء اللہ مسئلہ میں وسعت ہے سکتہ کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں میرے علم کے مطابق اس سلسلہ میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے البتہ آپ سے دو سکتے ثابت ہیں ۔ ایک تکبیر تحریمہ کے بعد جس میں دعائے ثناء پڑھی جاتی ہے اور دوسرا قرآءت سے فارغ ہونے کے بعد اور رکوع جانے سے پہلے اور یہ ہلکا سا سکتہ ہے جو قرآءت اور تکبیر کے درمیان فصل کرنے کے لیے ہوتا ہے ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب